بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا موزہ اتارنے سے وضو یا مسح ٹوٹ جائے گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے مکمل وضو کرنے کے بعد موزے پہنے یا وضو میں پاؤں دھونے کی بجائے شرائطِ مسح کی موجودگی میں موزوں پر مسح کیا، پھر وضو ٹوٹنے سے پہلے ہی موزے اتار دیئے، تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا؟ نیز اگر کوئی شخص پہلے سے باوضو ہو، تو موزے پہننے سے پہلے اس کے لئے نیا وضو کرنا ضروری ہے؟

جواب

وضو کرنے کے بعد موزے پہنے ہوں یا وضو میں موزوں پر مسح کیا ہو، بہر صورت وضو ٹوٹنے سے پہلے موزے اتار دیئے، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ موزے اتارنا وضو ٹوٹنے کا سبب نہیں۔ ہاں! جس صورت میں شرائطِ مسح کی موجودگی میں موزوں پر مسح کیا ہوا تھا، اس میں موزے اتارنے کی وجہ سے مسح ٹوٹ جائے گا اور پاؤں دھونا فرض ہوگا، کیونکہ موزے حدث پاؤں تک پہنچنے میں رکاوٹ تھے، پھر جب انہیں اتار دیا، تو حدث پاؤں کی جانب سرایت کرگیا، لہٰذا انہیں دھونا لازم ہوگا اور اس صورت میں اگر فقط پاؤں دھونے کے بجائے پورا وضو دوبارہ کرلیں، تو بہتر ہے، تاکہ وضو میں پے درپے یعنی ایک عضو سوکھنے سے پہلے دوسرا عضو دھونے والی سنت پر بھی عمل ہوجائے۔ نیز پہلے سے باوضو شخص پر موزے پہننے کے لئے نیا وضو کرنا یا پاؤں دھونا لازم نہیں، وہ ویسے ہی موزے پہن سکتا ہے اور وضو ٹوٹنے پر مسح کی شرائط پائی جانے کی صورت میں موزوں پر مسح بھی کرسکتا ہے۔

باوضو شخص موزے اتاردے، تو وضو نہیں ٹوٹتا، نیز پہلے سے باوضو شخص ویسے ہی موزے پہن کران پر مسح کرسکتا ہے۔ چنانچہ جس شخص نے پاؤں دھوکر موزے پہنے، پھر بقیہ وضو کرنے کے بعد موزے اتار دیئے، تو اس کے بارے میں الحجۃ علی اہل المدینۃ میں ہے: ”لو نزع الخفین بعد تمام الوضوء (ولم یحدث، ألیس کان متوضا تام الوضوء؟ فان اعاد ولبس الخفین) بعد ذلك، ثم احدث توضا ومسح علی الخفین“ ترجمہ: اگر اس نے وضو مکمل ہونے کے بعد موزے اتار دیئے اور اسے حدث لاحق نہ ہوا ہو، تو کیا وہ مکمل وضو کی حالت میں نہیں ہوگا؟ پس اگر وہ اس کے بعد دوبارہ موزے پہن لے، پھر اسے حدث لاحق ہو، تو وہ وضو کرے اور پاؤں پر مسح کرلے۔ (الحجۃ علی اہل المدینۃ، ج 1، ص 42، 43، مطبوعہ، عالم الکتب، بیروت)

وضو میں موزوں پر مسح کیا اور موزے اتار دیئے، تو مسح ٹوٹ جائے گا۔ چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے: ”(ومنها) نزع الخفین، لانہ اذا نزعهما فقد سری الحدث السابق الی القدمین، ثم ان کان محدثا یتوضا بکمالہ ویصلی وان لم یکن محدثا یغسل قدمیہ، لا غیر ولا یستقبل الوضوء“ ترجمہ: مسح توڑنے والی چیزوں میں سے ایک موزے اتارنا بھی ہے، کیونکہ جب اس نے موزے

اتارے، توسابقہ حدث پاؤں کی جانب سرایت کرگیا، پھر اگر وہ شخص بے وضو ہو، تو مکمل وضو کر کے نماز ادا کرے اور اگر بے وضو نہ ہو، تو فقط پاؤں دھولے، نیا وضو کرنے کی حاجت نہیں۔ (بدائع الصنائع، ج 1، ص 12، مطبوعہ، دار الکتب العلمیہ)

مسح ٹوٹ جانے کی وجہ سے اگرچہ فقط پاؤں دھولینا کافی، لیکن پورا وضو کرلینا بہتر ہے۔ چنانچہ درمختار مع ردالمحتار میں ہے: بین القوسین مزید ابن الشامی: "وبعدهما ای النزع والمضی غسل المتوضئ رجلیه، لا غیر، لحلول الحدث السابق قدمیه (ینبغی ان یستحب غسل الباقی ایضا، مراعاۃ للولاء المستحب۔۔ثم رایته فی الدر المنتقی عن الخلاصة مصرحا بان الاولی اعادته)" ترجمہ: باوضو شخص موزے اتارنے اور مدت گزرنے کے بعد فقط پاؤں دھولے، کیونکہ سابقہ حدث پاؤں کی طرف حلول کرچکا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ بقیہ اعضاء کو دھونا بھی مستحب ہو، پے درپے اعضاء دھونے والے مستحب کی رعایت کرتے ہوئے، پھر میں نے درمنتقیٰ میں خلاصہ کے حوالہ سے صراحت دیکھی ہے کہ پورا وضو دوبارہ کرنا بہتر ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج 1، ص 276، مطبوعہ، دار الفکر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7393

تاریخ اجراء: 18 رجب المرجب 1445ھ/30 جنوری 2024ء